خلافت لائبریری ربوہ

روزنامہ

الفضل ربوہ

فون 213029

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 244 | ہفتہ 12 جمادی الثانی 1417ھ 26 اخاء 1375ہش 26 اکتوبر 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انسانی پیدائش کی اصل غرض عبادت الٰہی ہے

اگر انسان کی زندگی کا یہ مدعا ہو جائے کہ وہ صرف تنعم کی زندگی بسر کرے اور اس کی ساری کامیابیوں کی انتہا خوردونوش اور لباس و خواب ہی ہو اور خدا تعالیٰ کے لئے کوئی خانہ اس کے دل میں باقی نہ رہے تو یاد رکھو کہ ایسا شخص فطرۃ اللہ کا مقلب ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ وہ رفتہ رفتہ اپنے قویٰ کو بیکار کر لے گا۔ یہ صاف بات ہے کہ جس مطلب کے لئے کوئی چیز ہم لیتے ہیں اگر وہ وہی کام نہ دے تو اسے بیکار قرار دیتے ہیں مثلاً ایک لکڑی کرسی یا میز بنانے کے واسطے لیں اور اس کام کے نا قابل ثابت ہو تو ہم اسے ایندھن ہی بنا لیں گے اسی طرح پر انسان کی پیدائش کی اصل غرض تو عبادت الٰہی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ہم یہ نہیں کہتے کہ زراعت والا زراعت کو اور تجارت والا تجارت کو' ملازمت والا ملازمت کو اور صنعت و حرفت والا اپنے کاروبار کو ترک کر دے اور ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھ جائے بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ (-) دست باکار دل بایار والی بات ہو۔ تاجر اپنے کاروبار تجارت میں اور زمیندار اپنے امور زراعت میں اور بادشاہ اپنے تخت حکومت پر بیٹھ کر' غرض جو جس کام میں ہے اپنے کاموں میں خدا کو نصب العین رکھے اور اس کی عظمت اور جبروت کو پیش نظر رکھ کر اس کے احکام اور اوامرونواہی کا لحاظ رکھتے ہوئے جو چاہے کرے۔ اللہ سے ڈر اور سب کچھ کر۔

(دین حق) کہاں ایسی تعلیم دیتا ہے کہ تم کاروبار چھوڑ کر لنگڑے لولوں کی طرح نکمّے بیٹھے رہو اور بجائے اس کے کہ اوروں کی خدمت کرو خود دوسروں پر بوجھ بنو۔ نہیں بلکہ سست ہونا گناہ ہے۔ بھلا ایسا آدمی پھر خدا اور اس کے دین کی کیا خدمت کر سکے گا۔ عیال و اطفال جو خدا نے اس کے ذمے لگائے ہیں ان کو کہاں سے کھلائے گا۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 550)

خود اچھے کام کرو اور بدیوں سے روکو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

وہ سب مجالس جو آج کسی نہ کسی رنگ میں اجتماع میں شامل ہو رہی ہیں ان کو میرا یہی پیغام (....) ہے کہ وہ نیک کاموں کی طرف لوگوں کو بلائیں اور جب نیک کاموں کی طرف بلائیں تو خود نیک کام کریں۔ بدیوں سے دنیا کو روکیں اور جب بدیوں سے دنیا کو روکیں تو خود بدیوں سے رکنے کی کوشش کریں۔ اور کوشش کریں کہ رفتہ رفتہ سب بدیاں اپنی ذات سے نوچ کر باہر پھینک دیں۔ پھر وہ اس لائق ہو جائیں گے کہ ایمان کی تعلیم دیں۔

جو انسان نیکی پر قائم ہو جائے اور بدیوں سے پاک ہو رہا ہو سچا ایمان تو اسی کو نصیب ہوتا ہے اور وہی ہے جو ایمان کی طرف بلانے کی اہلیت اختیار کر جاتا ہے۔

دیکھیں (کلام الٰہی) کی آیات میں کس طرح تطابق ہے۔ کتنے گہرے رشتے ہیں فرماتا ہے (....) یہی مضمون ہے جو یہاں بیان ہو رہا ہے۔ خدا کی طرف بلانے والے سے بہتر اور کون ہو سکتا ہے۔ اس سے زیادہ حسین بلاوا اور کس کی طرف ہو سکتا ہے مگر وہی بلاوا حسین ہو گا جہاں بلانے والے کا عمل اس کی تائید کرتا ہو۔ عمل بھی اچھا ہو۔ یہاں بلاوے کو بعد میں رکھا ہے عمل کو پہلے رکھا ہے۔ فرمایا امر بالمعروف کرو۔ اچھے کام کرو بدیوں سے روکو۔ خود بدیوں سے رک جاؤ۔ پھر ایمان لاؤ اور پھر دنیا کو یہ پیغام دو کہ کاش تم ایمان لے آتے تو تمہارے لئے بہتر ہوتا۔ آؤ اور ایمان والوں میں شامل ہو جاؤ۔ پس اس کام کو فضیلت دیں۔ اولیت دیں تین مہینوں میں سے جو عرصہ باقی ہے اس میں نومبائعین کو اپنے سینوں سے لگائیں' ان کو پیار دیں' ان کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح اپنے ایمان کی گرمی سے زندہ کریں اور طاقت بخشیں اور پھر ان کو آمادہ کریں کہ وہ دنیا میں نکل جائیں۔ ان کو بتائیں کہ (کلام الٰہی) ہمیں بتاتا ہے کہ سچی زندگی پانے والوں کو موت سے کوئی خطرہ نہیں ہوتا۔ جو روحانی طور پر زندگی پا جاتے ہیں وہ چاہے شمال میں جائیں یا جنوب میں جائیں' مشرق میں جائیں یا مغرب میں جائیں وہ غالب بن کر جاتے ہیں' غالب بن کر

باقی صفحہ 7 پر

ہر ایک شخص اپنے بھائی سے بکمالِ ہمدردی اور محبت پیش آوے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

احمدیہ ٹیلی ویژن کے اوقات میں تبدیلی

○ لندن میں اوقات تبدیل ہو جانے کی وجہ سے 27- اکتوبر سے احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگراموں کا وقت ایک گھنٹہ آگے کر لیا جائے۔

خطبہ : 6 بجے شام

ملاقات : 7 بجے شام آیا کرے گی

احباب نوٹ فرمالیں

عہدیداران جماعت کا فرض

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

"ہر شخص کے پاس جماعت کے سیکرٹری اور صدر صاحبان پہنچیں اور دیکھیں کہ کوئی شخص اس تحریک میں حصہ لینے سے محروم نہ رہے یا کون سا شخص ایسا ہے جس نے اپنی حیثیت کے مطابق حصہ نہیں لیا ..... ہر شخص اپنی ماہوار آمدنی کا چوتھا' نصف' تین چوتھائی یا اللہ تعالیٰ اسے توفیق دے تو ایک مہینہ کی ساری آمد تحریک جدید میں دے"

چونکہ تحریک جدید کا سال 31-اکتوبر 1996ء کو اختتام پذیر ہو رہا ہے۔ اس لئے عہدیداران سے اس طرف خصوصی توجہ دینے کی درخواست ہے۔

(ایڈیشنل وکیل المال اول تحریک جدید)

درخواست دعا

○ مکرم صفیہ بشیر الدین سامی صاحبہ (لندن) اطلاع دیتی ہیں۔

چند دن ہوئے میری والدہ محترمہ حلیمہ حسن صاحبہ بیت الفضل میں جمعہ کے لئے وہاں کھڑے کھڑے گر گئیں۔ کولہے پر شدید چوٹ آئی اور ٹانگ کے اندر گوشت متاثر ہوا۔ احباب سے مکمل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ عزیزہ طاہرہ پروین صاحبہ بنت چوہدری بشارت احمد کاہلوں آف فیصل آباد جرمنی میں سخت بیمار ہے اور ہسپتال میں داخل ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم بریگیڈیئر (ر) عبدالرحمان صاحب حال ڈیفنس لاہور گردوں کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

26- اخاء 1375 ھش | 26 - اکتوبر 1996ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں :-

○ "خدا تعالیٰ کی نصرت انہی کے شامل حال رہتی ہے جو ہمیشہ نیکی میں آگے سے آگے قدم رکھتے ہیں۔ ایک جگہ نہیں ٹھہر جاتے اور یہی ہیں جن کا انجام بخیر ہوتا ہے۔ بعض لوگوں کو ہم نے دیکھا ہے کہ ان میں بڑا شوق ذوق اور شدت رقت ہوتی ہے مگر آگے چل کر بالکل ٹھہر جاتے ہیں اور آخر ان کا انجام بخیر نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے (کلام الٰہی) میں یہ دعا سکھلائی ہے کہ میرے بیوی بچوں کی بھی اصلاح فرما۔ اپنی حالت کی پاک تبدیلی اور دعاؤں کے ساتھ ساتھ اپنی اولاد اور بیوی کے واسطے بھی دعا کرتے رہنا چاہئے۔ کیونکہ اکثر فتنے اولاد کی وجہ سے انسان پر پڑ جاتے ہیں۔ اور اکثر بیوی کی وجہ سے"۔

○ "ہزاروں آدمی ہیں کہ ان بیچاروں کو دنیوی مشکلات کی وجہ سے استطاعت نہ ہونے کے باعث قادیان میں آنا دشوار ہے۔ اور انہوں نے بذریعہ خطوط ہی بیعت کی ہوئی ہے۔ بیعت کرنے سے مطلب بیعت کی حقیقت سے آگاہ ہونا ہے۔ ایک شخص نے روبرو ہاتھ میں ہاتھ دے کر بیعت کی۔ اصل غرض اور غائت کو نہ سمجھا۔ یا پرواہ نہ کی تو اسکی بیعت بے فائدہ ہے۔ اور اس کی خدا کے سامنے کچھ حقیقت نہیں۔ مگر دوسرا شخص ہزار کوس سے بیٹھا بیٹھا صدق دل سے بیعت کی حقیقت اور غرض وغائت کو مان کر بیعت کرتا ہے اور پھر اس اقرار کے اوپر کاربند ہو کر اپنی عملی اصلاح کرتا ہے وہ بیعت کر کے بیعت کی حقیقت پر نہ چلنے والے سے ہزار درجہ بہتر ہے"۔

○ "سچا رعب اور حقیقی عظمت ان لوگوں کو عطا کی جاتی ہے جو اول خدا کے واسطے اپنے اوپر ایک موت وارد کر لیتے ہیں۔ اور اپنی عظمت اور جلال کو خاکساری سے 'انکساری سے 'تواضع سے 'تبدیل کر لیتے ہیں۔ تب چونکہ انہوں نے خدا کے لئے اپنا سب کچھ خرچ کیا ہوتا ہے خدا خود ان کو اٹھاتا ہے اور قدرت نمائی سے ان کو نوازتا ہے۔ دیکھو تو بھلا اگر حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ بھی اپنی پہلی خاندانی بزرگی اور عظمت ہی کو دل میں جگہ دیئے رہتے اور خدا کے لئے وہ اپنا سب کچھ نہ کھو بیٹھتے تو کیا تھے۔ خدا تعالیٰ نے ان کے دلوں کی اندرونی حالت کو خلوص سے بھرا پایا اور انہوں نے خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی کسی بزرگی اور عظمت اور سبقت کی پرواہ نہ کی بلکہ سب کچھ نثار کر دیا۔ اور خدا کے لئے فروتن' متواضع' اور خاکسار ہو گئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کو کیسا نوازا۔ کیسی عظمت اور جبروت عطا کی۔ بھلا جو کچھ خدا نے ان کو دیا اس کا وہم بھی کبھی کسی عرب کے دل میں اس وقت آسکتا تھا۔ ہرگز نہیں۔ پس سچی عظمت اور سچا رعب یہی تھا۔ نہ کہ ابوجہل وغیرہ کا۔ اور یہ سچی باتیں انہیں کو دی جاتی ہیں جو پہلے اپنے اوپر خدا کے لئے ایک موت وارد کر لیتے ہیں"۔

○ "انسان کے لئے متقی اور نیک بننا کیمیاگر سے بہت بہتر ہے۔ اس کیمیاگری میں تو روپیہ ضائع ہوتا ہے مگر اس کیمیاگری میں دین بھی اور دنیا بھی دونوں سدھر جاتے ہیں۔ افسوس ہے ان لوگوں پر جو ساری عمر یونہی فضول ضائع کر دیتے ہیں۔ اور کیمیا کی تلاش میں ہی مرجاتے ہیں۔ حالانکہ اس کوچہ میں سوائے نقصان مال اور نقصان ایمان اور کچھ نہیں۔ اور ایسا شخص کے نقصان مایہ ودیگر شماتت ہمسایہ کا مستحق ٹھہرتا ہے۔ اصل کیمیا تقویٰ ہے۔ جس نے اس کو حاصل کر لیا اس نے سب کچھ حاصل کر لیا۔ اور جس نے اس نسخہ کو نہ آزمایا اس نے اپنی عمر ضائع کی۔ اگر کیمیا واقعی ہو بھی تو بھی اس کے پیچھے عمر کھونے والا کبھی متقی اور پرہیزگار نہیں ہو سکتا۔ جس کو رات دن دنیا کی محبت لگی رہے گی۔ وہ اپنے پاک اور پیارے خدا کی محبت کو اپنے دل میں کس طرح جگہ دے گا"۔

آیئے ہم ان ارشادات پر غور کریں اور اپنی زندگی کو ان کے مطابق بنا کر خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کریں۔

بے بس و بیکس و نادار کے ہمدرد بنو
خیر خواہی کا عمل زادِ سفر ہے یارو
ہاتھ اپنا نہ اٹھاؤ کسی بھائی پہ کبھی
ورنہ ہاتھ آپ پہ اٹھ جانے کا ڈر ہے یارو

ابو الاقبال

○

غم کے عالم میں بھی اکثر مسکرا لیتا ہوں مَیں
دل کے داغوں کو زمانے سے چھپا لیتا ہوں مَیں

آ گیا ہے مشکلیں آسان کر لینا مجھے
دل کے سب ارمان دل میں ہی چھپا لیتا ہوں مَیں

بحرِ الفت میں جو منزل سے بھٹک جاؤں کبھی
موجِ دریا کی طرح ساحل کو پا لیتا ہوں مَیں

کوئی صورت جب نظر آئے نہ درماں کی مجھے
بے بسی میں درد کو درماں بنا لیتا ہوں مَیں

حد سے جب بڑھ جائیں چشم شوق کی بے تابیاں
خود نقاب ان کا کبھی بڑھ کر اُٹھا لیتا ہوں مَیں

گاہے گاہے عشق کی خودداریوں کے باوجود
دیکھ کر دستِ کرم دامن بڑھا لیتا ہوں مَیں

توڑنی پڑتی ہے اکثر ترکِ الفت کی قسم
بے خودی میں پھر اُنہیں سے دل لگا لیتا ہوں مَیں

گا کے سوز و درد سے صدّیق شعر اپنے کبھی
دل کے حالِ زار پر آنسو بہا لیتا ہوں مَیں

محمد صدیق امرتسری

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

ذکرِ الٰہی سے اطمینانِ قلب ہوتا ہے

اللہ تعالیٰ کے ذکر سے قلوب اطمینان پاتے ہیں۔ لیکن اس کی حقیقت اور فلاسفی یہ ہے کہ جب انسان سچے اخلاص اور پوری وفاداری کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے اور ہر وقت اپنے آپ کو اس کے سامنے یقین کرتا ہے اس سے اس کے دل پر ایک خوف عظمت الٰہی کا پیدا ہوتا ہے۔ وہ خوف اس کو مکروہات اور منہیات سے بچاتا ہے اور انسان تقویٰ وطہارت میں ترقی کرتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ملائکہ اس پر نازل ہوتے ہیں اور وہ اس کو بشارتیں دیتے ہیں (-) اس وقت وہ خدا تعالیٰ کو گویا دیکھ لیتا ہے۔ اور اس کی وراء الوراء طاقتوں کا مشاہدہ کرتا ہے پھر اس کے دل پر کوئی ہم وغم نہیں آسکتا اور طبیعت ہمیشہ ایک نشاط اور خوشی میں رہتی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

خلافت لائبریری-ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مامون احمد

حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان کی یادیں

پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ حضرت قائداعظمؒ کے معتمد ترین ساتھی مسلم لیگ کے سابق صدر' اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی اور انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس دونوں کے سابق صدر ہونے کا اعزاز رکھنے والی واحد شخصیت- عالمگیر جماعت احمدیہ کے مخلص رکن حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفیق اور پاکستان کے ایک عظیم فرزند جن کی علمی' سیاسی اور قانونی مہارت کا سکہ ساری دنیا نے تسلیم کیا- دنیائے اسلام خصوصاً کشمیر فلسطین اور مقبوضہ اقوام کے حقوق کے لئے جہاد کرنے والے خادم- اللہ تعالیٰ کی رحمتوں سے کثیر حصہ پانے والے چوہدری صاحب کا وجود نافع الناس' بابرکت اور قابل فخر تھا۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

یہ درست ہے کہ جس شخص نے دینی اور دنیاوی میدانوں میں بے پناہ عزت اور احترام پایا وہ بہت عزت اور دعاؤں کا مستحق ہے- عموماً ایسی ہستیوں کے بارے میں ان کے گزرنے کے بعد جب ان کے کردار اور رویہ کے بارے میں سوچا جاتا ہے تو کم و بیش یہ احساس جنم لیتا ہے کہ وہ شخص اتنی شہرت' دولت' عزت اور مقام پانے کے بعد سخت گیر بدمزاج اور قدرے متکبر ہو گا- اور دوسروں کو حقیر اور کم تر تصور کرتا ہو گا- لیکن چوہدری ظفراللہ خان ایک عاجز اور منکسرالمزاج شخصیت تھے- ان کی اس خوبی نے انہیں اپنی کئی ہم عصر شخصیتوں سے ممتاز کر دکھایا- اس عاجز کو اس عظیم ہستی کو قریب سے دیکھنے کا اعزاز حاصل ہوا- ایسی ہی چند یادگار ملاقاتوں کا تذکرہ ان کی سادگی اور عجز و انکساری کی عکاسی کرتا ہے-

1957ء کا ذکر ہے کہ اپنی والدہ محترمہ کی خواہش پر میں نے چوہدری ظفراللہ خان کے ساتھ اپنی زندگی کی پہلی ملاقات کا شرف حاصل کیا- میں اس وقت میٹرک کا طالب علم تھا- اور چوہدری صاحب زیادہ تر یورپ میں قیام فرماتے اور جلسہ سالانہ کے ایام پر تعطیلات میں ربوہ میں تشریف لاتے تھے- انہی ایام میں چوہدری صاحب کی دارالصدر کی کوٹھی مکمل ہوئی تھی- میں کسی پیشگی وقت مقرر کرنے کے بغیر ہی چلا گیا- گھنٹی بجائی تو آپ نے خادم کو گیٹ پر بھیجا اور پیغام دیا کہ نام پوچھ کر آئیں- میں نے قلم نکالا اور جلدی سے ایک کاغذ کے پرزے پر نام لکھ کر بھجوا دیا- تھوڑی دیر میں خود چوہدری صاحب گیٹ پر تشریف لائے اور فرمانے لگے آپ کا نام واضح نہیں لکھا تھا- مامرن احمد پڑھا جاتا ہے (میں نے مامون احمد لکھا تھا) فرمایا احتیاط کرنی چاہئے- میں نے دل میں سوچا کہ یہ ایک بڑی بین الاقوامی ہستی ہیں ان سے انگریزی میں گفتگو کرنی چاہئے' میٹرک کے طالب علم کا وہ بھی اردو سکولوں میں تعلیم کے حساب سے جو انگریزی کا معیار ہوتا ہے وہ تو سب کو معلوم ہے- چوہدری صاحب بھی سارا وقت جو غالباً پندرہ منٹ سے زیادہ تھا انگریزی میں ہی بات کرتے رہے اور دوران گفتگو بڑے پیار سے میری انگریزی کی اصلاح فرماتے رہے اور مجھے کسی وقت احساس نہ ہونے دیا کہ ہم دونوں کے معیار گفتگو میں جو زمین اور آسمان کا فرق ہے اس سے ان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے- زندگی کی اس پہلی ملاقات میں چوہدری صاحب نے مجھے میٹرک کے بعد میرے رجحان کو مدنظر رکھتے ہوئے انجینئرنگ کی تعلیم کے لئے کوشش کا مشورہ دیا- اختتام ملاقات پر کوٹھی کے گیٹ پر خود تشریف لائے اور مجھے رخصت کیا- 1960ء میں جب میں نے ایف ایس سی پری انجینئرنگ کا امتحان اعلیٰ فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا اور بورڈ کا میرٹ سکالر شپ حاصل کیا تو میں نے حساب لگایا کہ باوجود سکالر شپ کے مجھے انجینئرنگ کی تعلیم کے لئے کافی مالی وسائل کی ضرورت ہوگی- چوہدری صاحب موصوف ان ایام میں برسرروزگار نہ تھے- اس کے باوجود میں نے ان کو اپنی کامیابی اور مستقبل کے پروگرام کے بارے میں اطلاع دی اور دعا کے لئے لکھا- چوہدری صاحب نے بڑی ہمدردی کا اظہار فرمایا اور مشورہ دیا کہ میں اپنے تمام وسائل (جس میں سکالر شپ کی رقم شامل تھی) اکٹھے کروں اور اس کے بعد جو بھی کمی رہ جائے گی وہ چوہدری صاحب پوری کرنے کی کوشش فرمائیں گے- ان ایام میں انجینئرنگ کالج میں مقابلہ اتنا سخت تھا کہ پہلے ایم ایس سی پھر بی ایس سی اور اس کے بعد ایف ایس سی کے طلباء کی باری آتی تھی- اس لئے میرا داخلہ نہ ہو سکا- میں نے تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں بی ایس سی میں داخلہ لے لیا- لیکن ایک سال مکمل کرنے کے بعد مجھے اپنی تعلیم کے لئے امریکن یونیورسٹی آف بیروت میں داخلہ مل گیا اور لبنان کی ایک تعمیراتی فرم کے توسط سے تعلیمی اخراجات کے لئے قرض بھی مل گیا- بیروت پہنچنے پر اس قرض سے ایک شق جس کا تعلق جیب خرچ اور ذاتی اخراجات کے بارے میں تھی اس کو حذف کر دیا گیا- تعلیمی معیار سخت ہونے کی بناء پر میرے لئے اپنے طور پر اس کمی کو فوری طور پر پورا کرنا ممکن نہ تھا- میں نے چوہدری صاحب کو تحریر کیا تو چوہدری صاحب نے اپنے وعدے کو ملحوظ رکھتے ہوئے دس امریکن ڈالر ماہوار کا خرچ مقرر فرمایا جو میری تعلیم کے چار سال کے دوران کم و بیش مجھے ملتا رہا- مالی منفعت سے زیادہ یہ میرے لئے چوہدری صاحب کے ساتھ ایک تعلق قائم رکھنے کا سبب بنا رہا- جس کی مثال ایک شفیق باپ اور بیٹے کے درمیان تعلق جیسی تھی-

یونیورسٹی کے قواعد کے مطابق جب انجینئرنگ کے طالب علم کا آخری سال شروع ہوتا ہے تو اس سے قبل اس کو کسی معروف ادارے میں پریکٹیکل ٹریننگ کے لئے بھجوایا جاتا ہے- اس سلسلے میں مجھے انگلستان کے شہر نارتھمپٹن میں بھجوایا گیا- یہ کورس جولائی 1964ء سے ستمبر 1964ء تک جاری رہا- انہی ایام میں جماعت احمدیہ انگلستان کا جلسہ ہوا- اور اس کے آخری دن چوہدری صاحب موصوف کی تقریر تھی جس کا عنوان تھا Prophet Of Islam ابھی جلسہ کی کارروائی شروع نہیں ہوئی تھی چوہدری صاحب کھلی جگہ پر کھڑے چند دوستوں سے مصروف گفتگو تھے- میں نے قریب پہنچ کر سلام کیا اور یہ جانتے ہوئے بھی کہ چوہدری صاحب مجھے اچھی طرح پہچانتے ہیں پھر بھی میں نے فوراً اپنا تعارف کرواتے ہوئے کہا "شیخ مامون احمد بیروت سے" فرمانے لگے آپ اکیلے آئے ہیں میں نے کہا جی میں اکیلا ہی ہوں کہنے لگے کہ عجیب بات ہے کہ ایک خوبرو نوجوان بیروت میں تین سال سے مقیم ہے اور وہ ابھی تک اکیلا ہے- یہ پیار اور لطیف طنز و مزاح ابھی جاری تھا کہ ایک دوست نے چوہدری صاحب کو اطلاع دی کہ جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا چاہتا ہے- آپ تشریف لے آئیں- کہنے لگے بہت بہتر اور چلتے ہوئے میرا ہاتھ تھام لیا اور مجھے ساتھ لیتے ہوئے فرمایا- آئیں آپ کو آپ کے لبنانی دوستوں کی کارروائی کا حال سناؤں- میں نے حیرانی سے سوچا کہ "میرے لبنانی" لیکن چونکہ میں وہاں مقیم تھا اور زیر تعلیم بھی شاید میں یہ کہلانے کا حقدار تھا- اپنے ساتھ والی سیٹ پر جلسہ کے عام حصہ میں مجھے بٹھاتے ہوئے چوہدری صاحب نے کہا کہ UNO کے ایک انتخاب میں میرے مدمقابل ایک لبنانی امیدوار تھے- (یہ غالباً جنرل اسمبلی کے صدر کا انتخاب تھا یا پھر انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس کے نائب صدر کا) وہاں پر دستور کے مطابق ہر امیدوار نے اپنے کنویسرز مقرر کئے ہوئے ہیں- جو تمام ممبران کو مل کر ان سے اپنے امیدوار کا تعارف کرواتے ہیں اور ان سے مدد حاصل کرتے ہیں- چوہدری صاحب فرماتے ہیں کہ اس مہم کے دوران ان کے کنویسرز ان کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ ہمارے مدمقابل گروپ نے ایک بہت غلط کارروائی کی ہے لیکن آپ کو فکرمند ہونے کی ضرورت نہیں ہم نے اس کا جواب سوچ رکھا ہے- چوہدری صاحب نے ان سے پوچھا کہ پہلے آپ مجھے اس کارروائی کے بارے میں بتائیں- اور پھر اس کے جواب کے بارے میں- اس پر چوہدری صاحب کو بتایا گیا کہ لبنانی گروپ نے وہاں یہ مشہور کر دیا ہے کہ ظفراللہ خان مقابلہ سے دستبردار ہو گئے ہیں- چوہدری صاحب نے اپنے لوگوں سے پوچھا کہ تم نے اس کا کیا جواب تیار کر رکھا ہے- وہ کہنے لگے کل ہم یہ مشہور کر دیں گے کہ لبنانی امیدوار مقابلے سے دستبردار ہو گیا ہے- چوہدری صاحب نے ان کو کہا کہ یہ بات آپ تب کہہ سکیں گے کہ جب آپ کو اس کی اجازت دوں گا- اور میں آپ کو جھوٹ بولنے کی اجازت نہیں دوں گا- آپ ایسی کوئی حرکت نہیں کریں گے- جو دینی اخلاق کے منافی ہو- رہا یہ سوال کہ مدمقابل کے حملہ کا کیا جواب ہے تو

یاد رکھئے

- فروری 1894ء میں حمامتہ البشریٰ اور نورالحق حصہ اول تصنیف فرمائے گئے-
- 20- مارچ کو (13 رمضان 1311ھ کو) چاند گرہن کا نشان ظاہر ہوا-
- 6- اپریل (28 رمضان 1311ھ کو) سورج گرہن کا نشان ظاہر ہوا-
- مئی نورالحق حصہ دوئم اشاعت پذیر ہوئی-
- جون اتمام الحجتہ اشاعت پذیر ہوئی-
- جولائی سرالخلافہ اشاعت پذیر ہوئی-
- 9- ستمبر آتھم کو ایک ہزار روپیہ کا انعامی چیلنج
- 20- ستمبر کو یہ رقم دو ہزار کر دی گئی
- 5- اکتوبر کو تین ہزار اور
- 27- اکتوبر کو چار ہزار تک بڑھا دی گئی
- ستمبر انوار (-) کی اشاعت ہوئی-
- ستمبر ہی میں لندن میں پادریوں کی عالمی کانفرنس میں تحریک احمدیت کے بارے میں تشویش کا اظہار کیا گیا-
- اسی سال سیٹھ عبدالرحمان صاحب مدراسی جماعت میں داخل ہوئے-
- 1895ء میں قادیان میں ضیاء الاسلام پریس اور کتب خانہ قائم کیا گیا-
- 20- مئی ضیاء الاسلام پریس سے پہلی کتاب ضیاء الحق کی اشاعت ہوئی-
- 24- مئی کو حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کی ولادت ہوئی-
- 15- جون کو نور (-) حصہ اول کی اشاعت اور منن الرحمان کی تصنیف
- 30- ستمبر حضرت صاحب چولہ دیکھنے کے لئے ڈیرہ نانک تشریف لے گئے-
- نومبر اشاعت ست بچن آریہ دھرم
- 20- دسمبر اشاعت نور (-) حصہ دوئم
- اسی سال حضرت صاحب نے دو تجاویز پیش کیں (1) کوئی فرقہ دوسرے فرقہ پہ ایسا اعتراض نہ کرے جو خود اس کی روحانی کتاب یا پیشوا پر ہوتا ہو-

(2) صرف انہی کتابوں پر اعتراض کیا جائے جو فریق ثانی کے نزدیک مسلمہ ہوں-

- اسی سال "الدّار" میں کنواں لگایا گیا جو احمدی آبادی میں بیت اقصیٰ کے علاوہ پہلا کنواں تھا-
- حضرت صوفی غلام محمد صاحب اور حضرت بھائی عبدالرحمان صاحب قادیانی سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے- حضرت میرناصر نواب صاحب قادیان میں آن بسے-
- یکم جنوری 1896ء حضرت صاحب نے ایک اشتہار کے ذریعے حکومت کو جمعہ کی تعطیل کی تحریک فرمائی
- مارچ میں والی کابل امیر عبدالرحمان کے نام حضرت صاحب نے خط لکھا-
- 26- تا 29- دسمبر جلسہ اعظم مذاہب لاہور منعقد ہوا- 28'29 دسمبر کو حضرت صاحب کا مضمون پڑھا گیا اور "مضمون بالا رہا" کا نشان ظاہر ہوا- اسی سال (-) اصول کی فلاسفی کی اشاعت ہوئی-
- اس سال کے آخر پر بمبئی سے طاعون کا آغاز ہوا جو بعد میں بہت بھیانک شکل اختیار کر گئی-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک اچھی بات

انسان میں کئی قسم کے گناہ۔ کسل۔ کبر۔ سستیاں اور باریک در باریک گناہ ہوتے ہیں ان سب سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

جب میں اسٹیج پر کھڑا ہو کر اعلان کردوں گا کہ میں امیدوار ہوں تو تمام ممبران کو یہ پتہ چل جائے گا کہ میں دستبردار نہیں ہوا اور اس سے فریق مخالف کی اور بھی سبکی ہوگی کہ اس نے غلط اور جھوٹی خبر پھیلائی ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ چوہدری صاحب اس مقابلہ میں کامیاب ہوئے اور مجھے یاد ہے کہ لبنان کے اخباروں نے ان کی کامیابی اور بعد میں ان کی صدارت پر بڑے عمدہ اداریے تحریر کئے تھے اور ان کی خدمات کو سراہا۔

اس کے بعد چوہدری صاحب نے اپنی تقریر کا آغاز کیا اور نبی اکرم ﷺ کی سیرت پر ایک جدید اور انوکھے انداز میں دو گھنٹہ تک اتنی دلکش تقریر فرمائی کہ سامعین جس میں ایک بھاری تعداد انگریزوں کی تھی سکتے میں آ گئے۔ جس کے بنیادی نکات مجھے آج تک یاد ہیں۔ پہلا بنیادی نکتہ چوہدری صاحب نے یہ اٹھایا کہ مغربی دنیا نبیؐ اسلام کو سچا نہیں سمجھتی۔ آپ نے مغربی مفکروں اور مصنفوں کی تحریروں کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ اسلامی تہذیب جو صدیوں تک دنیا کے ایک بڑے حصہ پر حاوی رہی سب کو علم و معرفت کے نور سے منور کرتی رہی اس کی بنیاد جھوٹ پر کیسے ہو سکتی ہے جب کہ ایک معمولی عمارت کی تعمیر اگر غلط اور کمزور بنیادوں پر رکھی جائے تو وہ عمارت کبھی بھی قائم نہیں رہ سکتی تو پھر ایک طاقت ور مذہب جو جھوٹی بنیادوں پر استوار ہوا وہ کیسے کامیاب ہوا۔

دوسرا نکتہ چوہدری صاحب نے یہ بیان کیا کہ اگر یہ کسی طرح فرض بھی کرلیا جائے کہ حضرت محمد (ﷺ) نے یہ سارا مذہب جھوٹ پر استوار کیا تھا تو اس کا مقصد کیا تھا۔ وہ اپنے لوگوں کو قوم کو دنیا کو کس طرف لے جا رہے تھے۔ کیا ایک جھوٹا انسان لوگوں کو عالمگیر سچائیوں کی طرف لے جائے گا۔ کیا وہ اپنے لوگوں سے جھوٹ بول کر ان کو سچائی کی تعلیم دے گا۔ کیا آپ کے نزدیک حضرت محمد ﷺ کی لائی ہوئی تعلیم جو لوگوں کے دلوں میں رچ بس گئی اور جس نے صدیوں تک قوموں کو فائدہ پہنچایا جھوٹی بنیادوں پر قائم کی گئی تھی۔

میں 1965ء میں اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد فارغ ہوا اور بیرون ملک ہی کچھ عرصہ ملازمت کی۔ اس کے بعد چوہدری صاحب موصوف سے پاکستان میں ملاقاتیں ہوتی رہیں اور میرے لئے یہ انتہائی اعزاز تھا کہ دسمبر 1969ء میں چوہدری صاحب خاکسار کی شادی پر شرکت کے لئے لاہور تشریف لائے اور دو گھنٹہ سے زائد کا وقت عنایت فرمایا اور وہاں پر موجود حضرات اس بزرگ ہستی کی دلچسپ اور پرکشش گفتگو سے مستفید ہوئے۔

اس کے بعد 1978ء میں ایک ذاتی ملاقات کا موقعہ اس طرح ہوا جب چوہدری صاحب نے سیاسی زندگی سے ریٹائر ہو کر اپنی زندگی دینی مقاصد کے لئے وقف کر رکھی تھی اور لندن میں قیام پذیر تھے۔ میں ملاقات کے لئے حاضر ہوا۔ تین منٹ کا وقت میرے اور میری فیملی کے لئے چوہدری صاحب نے مقرر فرمایا تھا وہ تیس منٹ سے بھی تجاوز کر گیا۔ اس وقت چوہدری صاحب اس عمارت کی تیسری منزل میں مقیم تھے جو اس وقت بھی اور آج بھی جماعت احمدیہ کے لندن مرکز کے کاموں کے لئے وقف ہے۔

اس ملاقات کی پہلی یاد جس نے ہم سب کو بے حد متاثر کیا وہ تھی چوہدری صاحب کی انتہائی سادہ طرز رہائش' دو تین کمروں پر مشتمل فلیٹ جس کی ہر چیز نمائش سے عاری اور بہت ہی سادہ تھی۔ کوئی نوکر نہیں تھا۔ دوران ملاقات چوہدری صاحب خود کچن میں گئے اور ہمارے لئے چائے بنائی۔ میری بیوی اور میری کزن (جو میرے ساتھ تھیں) نے مدد کی پیشکش کی لیکن چوہدری صاحب نے فرمایا کہ میں اپنا کھانا خود بنا لیتا ہوں اور اپنے بیشتر کام خود کرتا ہوں۔ اور ڈاکٹری ہدایت کے پیش نظر تیسری منزل پر رہائش اس لئے اختیار کی ہے کہ سیڑھیاں چڑھنے سے ٹانگوں کی ورزش ہوتی رہے۔

ملاقات کے دوران میں بڑے غور سے یہ سوچتا رہا کہ مولیٰ کریم نے ایسے شخص کے لئے کیا اجر مقرر کیا ہو گا۔ جس نے دنیا کی تمام عزتیں' دولتیں حاصل کیں اور پھر یہ سب کچھ اسی کی راہ میں قربان کرنے کے بعد اس سادگی سے قناعت کی زندگی بسر کر رہا ہے اور اپنی اس حالت پر کتنا شاکر اور خوش ہے وہ سب کچھ جو اس کامیاب وکیل' سیاستدان مقرر اور دانشور نے کمایا تھا اس میں سے اپنی ذات کے لئے کیا رکھا۔ اللہ اللہ یہ ہستی واقعی تعریف کے لائق تھی۔ جس نے قدم قدم پر قابل تقلید نمونے چھوڑے ہیں۔

ہماری یہ ملاقات چونکہ نجی نوعیت کی تھی اس لئے زیادہ تر سوال روزمرہ زندگی کے معمولات کے بارے ہی میں پوچھتے رہے۔ سب سے زیادہ بحث T.V کے موضوع پر ہوئی۔ چوہدری صاحب سے ہم نے پوچھا کہ آپ T.V دیکھتے ہیں فرمانے لگے آپ کو اجازت دیتا ہوں کہ آپ میرا سارا فلیٹ دیکھ لیں آپ کو کہیں T.V نظر نہیں آئے گا۔ پھر بتایا کہ 1952ء یا 1953ء میں جب وہ پاکستان کے وزیر خارجہ تھے تو اس وقت حکومت نے ایک کمیٹی مقرر کی تھی جس کے ذمہ یہ جائزہ لینا تھا کہ اس وقت کے حساب سے T.V کے پروگراموں کے بارے میں بتائے کہ وہ کتنے فائدہ مند یا نقصان دہ ہیں تو اس کمیٹی نے بڑے غورو فکر اور معلومات حاصل کرنے بعد یہ رپورٹ پیش کی تھی کہ 95 فیصد پروگرام نقصان دہ ہیں۔ چوہدری صاحب نے کہا کہ موجودہ T.V کا آپ خود اندازہ کرلیں۔ ادھر ہم بھی پختہ ارادہ کئے ہوئے تھے کہ آج ہر صورت چوہدری صاحب کو یہ منوا کر اٹھیں گے کہ آخر تفریح بھی تو ضروری ہے اور اگر T.V کے کوئی پروگرام جن میں بداخلاقی کے پہلو نہ ہوں اور اس سے کچھ تاریخی یا تفریحی پہلو میسر ہو سکیں۔ تو ان کو دیکھ لینے میں کیا حرج ہے۔ چوہدری صاحب نے فرمایا کہ میں ٹیلیویژن کے دیکھنے یا نہ دیکھنے کے بارے میں کوئی فتویٰ نہیں دیتا لیکن آپ خود منصف بنتے ہوئے پوری ایمانداری اور تقویٰ سے خود اپنے آپ سے سوال کریں کہ آج کے دن اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے جو ذمہ داریاں اور دوسروں کے حقوق آپ پر فرض ہیں (چوہدری صاحب نے معین طور پر فرمایا۔ خدا تعالیٰ کے حقوق' انسانوں کے حقوق جن میں والدین بچے بیوی' رشتہ دار اور عوام الناس سب شامل ہیں) وہ آپ نے پورے کر لئے ہیں۔ اگر آپ کا دل سچائی سے یہ گواہی دے کہ ہاں میں نے یہ پورے کر لئے ہیں تو پھر آپ مہذب قسم کے عملی اور تفریحی پروگرام دیکھ لیا کریں۔ لیکن میں اپنے تجربے اور عملی زندگی کی بنا پر یہ بات دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ آپ ایسا نہیں کرسکیں گے اور جب بھی آپ T.V کے لئے وقت نکالیں گے تو کسی نہ کسی کے حق کو تلف کرنے کے بعد ہی ایسا کر سکیں گے۔ یہ بات میرے دل کو ایسی لگی کہ میں نے فیصلہ کیا کہ میں ضرور اس کی سچائی کی تہہ تک پہنچوں گا۔ آج اس ملاقات کو سولہ برس گزر چکے ہیں۔ میں نے ایسے سینکڑوں دوستوں' رشتہ داروں اور واقف کاروں کی زندگیوں کا مطالعہ کیا ہے جن کو T.V کے پروگرام دیکھنے کا جنون ہے۔ کوئی اپنے پسندیدہ پروگرام کو دیکھنے کے لئے اپنے بچوں کی تعلیم سے بے اعتنائی برتتا ہے۔ کوئی عبادات کو پس پشت ڈالتا ہے۔ کوئی اپنے بیمار ماں باپ کی پرواہ نہیں کرتا۔ چوہدری صاحب کی اس بات کا لطف میں نے اس وقت اٹھایا جب پاکستان کرکٹ ٹیم 1992ء میں ورلڈ کپ کا فائنل آسٹریلیا میں کھیلی اور یہ میچ T.V پر براہ راست دکھایا جا رہا تھا۔ اس کا آغاز صبح ساڑھے نو بجے کے قریب ہوا۔ اس روز کوئی سرکاری چھٹی نہ تھی مجھے ایک پرائیویٹ دفتر کے مالک سے انتہائی اہم کام تھا۔ میں نے فیصلہ کیا کہ اس کو مل لوں۔ لیکن جب اس کے دفتر پہنچا تو باہر دروازہ پر ایک بہت بڑا تالا لگا ہوا تھا جس کے اوپر ایک رقعہ اس دفتر کے چپڑاسی کا اپنے مالک کے نام چسپاں تھا جس کا مضمون کچھ یوں تھا۔

"صاحب آج ساری دنیا میچ دیکھ رہی ہے میں بھی جا رہا ہوں آپ بھی جا کر میچ دیکھیں۔ دفتر کی چابی میں ساتھ لے جا رہا ہوں۔"

اس روز پورے ملک میں ایک جنون کی کیفیت تھی لاکھوں لوگوں کے حقوق معطل رہے ہوں گے۔

چوہدری صاحب موصوف کے ہاتھ کی تیار کردہ چائے سے لطف اندوز ہونے کے بعد رخصت لیتے وقت میں نے فرمائش کی کہ آپ کے ساتھ ایک تصویر بنانی ہے پہلے تو معذرت کرنے لگے لیکن ہماری طرف سے اصرار پر فرمایا اگر آپ باز نہیں آتے تو پھر بنا لیں لیکن شاید مولیٰ کریم کو اپنے ایک محبوب بندے کی خواہش کے خلاف ہمارا تصویر بنانا پسند نہیں آیا۔ وہ تمام فلم جس میں یہ دو تین تصویریں بھی شامل تھیں محکمہ ڈاک کی نذر ہو گئیں۔ اور ان کا آج تک کوئی سراغ نہ مل سکا۔ لیکن چوہدری صاحب کے ساتھ گزارے ہوئے ان دلکش لمحات کی تصویر آج بھی میرے ذہن میں پوری طرح محفوظ ہے۔

اس پیارے وجود کے ساتھ میری آخری ملاقات دسمبر 1980ء میں اس وقت ہوئی جب خاکسار کو اسی جہاز میں لندن سے کراچی سفر کرنے کا اتفاق ہوا جس میں چوہدری صاحب بھی سفر فرما رہے تھے اس کا اہتمام ایسے ہوا کہ پی آئی اے کی اس فلائٹ کے چیک اِن کے بعد میں جہاز کے گیٹ کی طرف گامزن ہوا۔ جہاز میں سوار ہونے سے قبل انتظار کے لاؤنج سے باہر میری نظر ایک وہیل چیئر پر پڑی۔ قریب ہونے پر معلوم ہوا کہ حضرت چوہدری صاحب اس پر تشریف فرما ہیں۔ میں نے اپنی رفتار تیز کردی اور چوہدری صاحب کے کرسی سے اترنے سے قبل میں بھی وہاں پہنچ گیا۔ میں نے سوچا آج چوہدری صاحب سے مزاح کا اچھا موقع ہے۔ میں نے کہا چوہدری صاحب اگر کوئی اور شخص اس کرسی پر سوار ہوتا تو کوئی بات نہ تھی مگر آپ جیسے جوان جہاں شخص کا اس کرسی پر بیٹھنا کچھ عجیب نہیں؟ چوہدری صاحب یہ سنتے ہی فوراً اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا۔ میں بالکل ٹھیک ہوں لیکن یہ امیر صاحب لندن کا حکم تھا کہ لندن کے ایئرپورٹ کی عمارت کی راہداری بڑی طویل ہے اس لئے آپ نے پیدل نہیں جانا۔ لہٰذا ان کے حکم کی تعمیل میں اس کرسی پر بیٹھ کر آیا ہوں۔

تھوڑی دیر میں یہ یادگار سفر شروع ہو گیا۔ میرے ساتھ والی سیٹ پر ایک شیعہ دوست جو کراچی جا رہے تھے بیٹھے ہوئے تھے۔ باتوں باتوں میں چوہدری صاحب موصوف کا ذکر آگیا۔ جب ان کو یہ معلوم ہوا کہ چوہدری صاحب اسی جہاز میں ہمارے ساتھ سفر کر رہے ہیں اور میں چوہدری صاحب سے واقف ہوں تو انہوں نے بڑی شدت سے خواہش ظاہر کی کہ میں چوہدری صاحب سے کسی طرح ان کی ملاقات کرادوں اور اس پر بے حد اصرار کرنے لگے۔ میں نے کہا میرے بھائی چوہدری صاحب میرے بزرگ اور محسن ضرور ہیں لیکن میں ان کا پی۔اے نہیں ہوں کہ ملاقات کروانے کی ذمہ داری لوں۔ میں ان سے عاجزانہ درخواست ضرور کرسکتا ہوں۔ اس دوست کی شدید خواہش پر میں فرسٹ کلاس والے حصہ میں گیا اور اسٹیورڈ سے درخواست کی کہ میں چوہدری صاحب سے ملنا چاہتا ہوں وہ کہنے لگا کہ ابھی ہم کھانا پیش کرنے والے ہیں اس کے بعد آئیں' میں کھانے کے بعد دوبارہ گیا تو اس نے کہا کہ آپ چوہدری صاحب کو جانتے ہیں۔ میں نے کہا جی اس نے کہا وہ ابھی باتھ روم سے واپس آ رہے ہیں آپ جلدی سے ان کو مل کر مختصر بات کرلیں۔ میں گیا تو چوہدری صاحب تولئے سے ہاتھ منہ خشک کر رہے تھے۔ میں نے اپنے دوست کی فرمائش کا اظہار کیا تو فرمایا کہ آپ کے دوست کراچی تک ہمارے ساتھ ہی ہیں نا۔ میں نے کہا جی ہاں۔ فرمانے لگے میں ابھی عبادت کروں گا۔ اس کے بعد کچھ آرام کروں گا۔ جب جہاز تہران کے ہوائی اڈہ سے کراچی کے لئے پرواز شروع کرے تو اپنے دوست کو لے

باقی صفحہ 7 پر

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی

خاموش علماء

اور اب بات ایک ایسے عالم پر آگئی جس کے بارہ میں لکھنا آسان لگتا تھا مگر لکھنے لگا ہوں تو مشکل میں ہوں۔ کیا لکھوں؟ وہ شخص محض عالم ہی نہیں تھا۔ دوست بھی تھا۔ ایسا دوست جس پر سارے ہی دوست فخر کرتے تھے اور ہیں۔ حسب دستور ہماری اور ان کی عمروں میں بہت تفاوت تھا مگر ہم پر مہربانی فرماتے تھے۔ یہ ان کی ذرہ نوازی تھی۔ ورنہ میں کیا میری حقیقت کیا!

ایم اے میں داخل ہونے کے لئے لاہور یونیورسٹی اورینٹل کالج میں پہنچے تو ہوسٹل میں رہنے کی اجازت لینے کے لئے مولانا نور الحسن صاحب سے ملنے کا حکم ہوا۔ انہیں ڈھونڈتے ہوئے سٹاف روم میں پہنچے تو ایک صفاچٹ چہرہ والے بزرگ۔ انگریزی سوٹ ڈانٹے سگریٹ پیتے ملے۔ ہم نے ان سے دریافت کیا "مولانا نور الحسن کہاں ملیں گے؟" فرمانے لگے "یہی خاکسار ہے بیٹھئے کیا حکم ہے؟" ہم ہکا بکا ان کا منہ دیکھنے لگے۔ مولانا کے لفظ نے ہمارے ذہن میں جس ریش مبارک اور جبہ و دستار کا تصور باندھ رکھا تھا وہ دھواں بن کر اڑ گیا۔ ہم نے اپنا تعارف کروایا۔ فرمانے لگے "اخاہ! تو آپ سیف الرحمان کے شہر سے آئے ہیں؟" ان کے لہجہ کی ملائمت میں محبت بھی شامل ہو گئی۔ مولانا نور الحسن نے بتایا کہ وہ اور ملک سیف الرحمان صاحب دینی مدرسوں میں اکٹھے ہی تعلیم حاصل کرتے رہے ہیں۔ اس کے بعد ان کی راہیں جدا ہو گئیں۔ مگر دوستی قائم ہے۔ ملک سیف الرحمان مفتی سلسلہ کے بلند مرتبہ پر فائز تھے۔

مکرم ملک سیف الرحمان صاحب سے ہماری دوستی کا تعلق بھی ایسا ہی تھا۔ جہاں ملتے بہت شفقت فرماتے دوستی یوں شروع ہوئی کہ ان کی بیگم امتہ الرشید شوکت' لجنہ کے رسالہ مصباح کی ایڈیٹر تھیں اور ہم اس زمانہ میں مصباح میں خوب چھپا کرتے تھے کیونکہ یہ رسالہ ہماری نظمیں مضامین چھاپ دیتا تھا۔ ایک بار رسالہ چھپنے سے پہلے مکرم ملک صاحب سے سر راہ ملاقات ہوئی۔ فرمانے لگے اب کی بار مصباح میں آپ کی نظم آرہی ہے۔ بڑی اچھی نظم ہے۔ ہم نے تفنن سے کہا "اچھا تو آپ ہیں امتہ الرشید شوکت؟" ملک صاحب بہت ہنسے ہماری دوستی پکی ہو گئی۔ آپ جامعہ کے پرنسپل تھے۔ سلسلہ کے مفتی تھے مگر ذرا جو ان کا مرتبہ ہماری اور ان کی دوستی میں حائل ہوا ہو! پھر ان کے بچے ہمارے شاگرد ہو گئے تو ایک نیا رشتہ بن گیا۔ ملک صاحب بھی خاموش عالم تھے۔ تقریریں "ضرورت شعری" کی وجہ سے کرتے ہوں گے کہ جامعہ کے پرنسپل تھے مگر عام جلسوں میں انہیں تقریریں کرتے نہیں دیکھا۔ کالج کے ادبی اجلاسوں میں اور خاص طور سے مشاعروں میں ضرور تشریف لایا کرتے تھے۔ ایک بار تساہل ہوا دعوت نامہ انہیں نہ پہنچا یا رستہ میں کہیں ضائع ہو گیا۔ اس کے باوجود تشریف لائے فرمانے لگے میں نے سوچا یہ ہو نہیں سکتا آپ نے دعوت نامہ نہ بھجوایا ہو یقیناً رستہ میں کہیں ضائع ہو گیا ہو گا اس لئے آگیا ہوں"۔ مگر دعوتوں کے بارہ میں بہت محتاط تھے۔ کالج کی ہر دعوت میں پرنسپل جامعہ ہونے کی وجہ سے مدعو ہوتے تھے اگر دعوت نامہ نہ پہنچ سکتا تو کبھی نہ آتے۔

ملک صاحب دعوتوں کے رسیا نہیں تھے۔ شوگر کا مریض ہو جانے کے بعد محتاط بھی ہو گئے تھے مگر ہمیں یہ فلسفہ بھی ملک صاحب ہی نے سمجھایا کہ انسانی جسم کو ایک مناسب مقدار میں میٹھے کی ضرورت بہرحال رہتی ہے اس سے جسم کو محروم نہیں رکھنا چاہئے۔ اس طرح جسم کے صحت مند خلیے متاثر ہوتے ہیں۔ یہاں ہمارا شوگر سپیشلسٹ یورپ کا مانا ہوا شوگر سپیشلسٹ ہے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے اس کے زیر علاج رکھنے کا انتظام فرمایا ہوا ہے۔ اس نے دیگر ہدایتوں کے علاوہ یہ ہدایت بھی دی ہوئی ہے کہ جسم کو مکمل طور پر شکر سے محروم نہیں رکھنا چاہئے۔ شوگر زیادہ ہو جائے تو اس کا تدارک کیا جا سکتا ہے مگر جسم میں شکر کی کمی ہو جائے تو اس سے جسم کو ایسا نقصان پہنچنے کا احتمال ہو سکتا ہے جس کا ازالہ نہ کیا جا سکے۔ یہاں تو ایسی بہت سی میٹھی غذائیں میسر ہیں جو شوگر کے مریضوں کے لئے ہی بنی ہیں اور بے دریغ شوگر کے مریضوں کو کھلائی جاتی ہیں۔ ہمارے ہاں ابھی ایسی خوراک میسر نہیں اس لئے شوگر کے مریض بچارے ان سے محروم رہتے ہیں۔ پچھلے برس ہم کینیڈا گئے تو عزیزی ہشام ملک نے ایڈمنٹن بلایا۔ ہم نے اسے مٹھائی کے کاروبار میں ملوث کیا لتھڑے ہوئے دیکھا تو یہی سوچا کہ ملک صاحب خود تو میٹھے سے اس طرح فیضیاب نہ ہو سکے ہشام کو اس راہ پر لگا گئے۔ اگر پدر نتواند پسر تمام کند!

ربوہ کے خاموش عالموں میں جو عالم بہت ہی خاموش عالم تھے وہ ہمارے ملک مبارک احمد صاحب تھے۔ عربی رسالہ البشریٰ کے ایڈیٹر انتہا کے سادہ اور سادہ دل جامعہ احمدیہ کے استاد تھے اپنے کام سے کام رکھتے۔ مجلسوں میں جانا انہیں پسند نہیں تھا۔ ہماری ایک پھوپھی زاد بہن تھی وہ دوالمیال کے حکیم عطا محمد صاحب سے بیاہی ہوئی تھیں اس لئے دوالمیال والوں سے تھوڑا سا رشتہ بھی تھا۔ قبلہ ملک صاحب دوالمیال کے تھے۔ ان کے والد ملک عبد الرحمان صاحب اونچے لمبے قد آور بزرگ تھے۔ بڑھاپے میں قد خم کی کیفیت ان کے ہاں جھلکنے لگی تھی مگر بات میں وہی طنطنہ قائم تھا۔ مگر ملک مبارک احمد صاحب نہایت خاموش طبع اور عافیت جو تھے ہم نے انہیں کبھی کسی سے اونچی آواز میں بات کرتے یا کسی پر غصہ ہوتے نہیں دیکھا۔ ان کے بچوں میں سے منور ہمارا شاگرد ہوا۔ ان کی بچیاں ہماری آنکھوں کے سامنے پل کر بڑی ہوئیں اور اب اللہ کے فضل سے گھر بار والی ہیں۔ ملک صاحب کو اپنی اولاد سے انتہا کا پیار تھا ان کی بچیوں میں سے امتہ الباسط نے انجینئرنگ یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کی۔ ایک بار فرمانے لگے مجھے لاہور کبھی اچھا نہیں لگتا تھا اب اچھا لگنے لگا ہے۔ ہم نے کہا کیوں؟ فرمایا اس لئے کہ میری بیٹی لاہور میں پڑھ رہی ہے! یہ تھے ملک مبارک احمد صاحب۔ علم کے پھل سے لدے ہوئے درخت کی طرف جھکے ہوئے! ہمارے دوست علامہ یعقوب امجد کہا کرتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے ملک صاحب سے عربی نہیں پڑھی تو اسے عربی کی لذت کا اندازہ ہی نہیں ہو سکتا! ہم بھی انہیں محرومین میں سے ہیں۔

خاموش عالموں میں سے حضرت مولوی محمد حسین صاحب سبز پگڑی والے بھی تھے۔ عام جلسوں میں تقریر کرنا تو آپ نے اس وقت شروع کیا جب کبر نا موت الکبراء کے مصداق حضرت بانی سلسلہ کے رفیقوں میں سے آپ آخری رفیق کے طور پر رہ گئے۔ ورنہ اس سے پہلے جلسوں سے گریزپا ہی رہتے تھے دیہاتی مربی تھے اباجی کے ساتھیوں میں سے تھے۔ گیانی واحد حسین صاحب جنہیں میں جماعت احمدیہ کے صوفیاء میں ایک نہایت بلند مرتبہ صوفی جانتا ہوں' بھی ایسے ہی عالم تھے۔ گورمکھی کے عالم تھے مگر ان کا تخصص گورمکھی نہیں سکھوں والی پنجابی زبان تھی۔ بولتے تو یونہی لگتا تھا سکھوں کا کوئی گیانی بول رہا ہے۔ حضرت مولوی محمد حسین صاحب بھی نہایت سادہ طبیعت عالم تھے۔ ہم نے کئی مرتبہ انہیں دیہاتیوں میں بیٹھے گفتگو کرتے سنا۔ خاموشی سے معترض کا اعتراض سنتے اور پھر آہستہ سے کوئی ایسا نکتہ بیان فرما دیتے کہ معترض لاجواب ہو جاتا۔

گورمکھی کا ذکر آیا تو اپنے گیانی عباد اللہ صاحب یاد آئے۔ گیانی صاحب کا تخصص گورمکھی اور سکھ مت تھا۔ اس بارہ میں سکھ بھی انہیں گورو مانتے تھے۔ 1965ء کی جنگ کے بعد یا پہلے ریڈیو پاکستان والوں کو مشرقی پنجاب کے سکھوں کے لئے ایک خاص پروگرام پنجابی دربار شروع کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ ان لوگوں نے کہا کہ ہمیں گیانی عباد اللہ کی خدمات کی ضرورت ہے کیونکہ ان کے سوا کوئی ایسا نہیں جو سکھوں کا جواب سکھوں کی زبان اور ان کے لٹریچر سے دے سکے۔ گیانی عباد اللہ صاحب نے گورمکھی میں اور سکھوں کے بارہ میں نہایت مفید لٹریچر تخلیق کیا ہے جو نہ صرف سلسلہ کے لئے قومی لحاظ سے پاکستان کے لئے اب تک مفید اور مستند سمجھا جاتا ہے۔

گورمکھی کے ذکر سے بات اپنے بزرگ چوہدری عبد الواحد صاحب تک پہنچی۔ آپ ہندی کے عالم تھے۔ ان کے صاحبزادے ماجد شاہد ہمارے ساتھ سائیکل پر چنیوٹ پڑھنے جایا کرتے تھے۔ چوہدری صاحب نے بہت کوشش کی کہ ماجد اور اس کے ساتھ ہم ان سے اور کچھ نہیں تو ہندی لکھنا پڑھنا ہی سیکھ لیں۔ مگر باوجود کوشش کے طبیعت ادھر نہیں آئی۔ اب اس عمر میں سویڈن والوں نے ہم سے فرمائش کی کہ آپ ہندی سیکھ لیں تو ہمیں آپ کو شعبہ ہندو پاکستان میں جگہ دینا آسان ہو جائے گا۔ مگر ہماری طبیعت پھر بھی اس طرف مائل نہ ہوئی ورنہ ہمارے دوست اوم پرکاش عارف ہوشیارپوری نے تو ہمارے لئے ہندی کا ایک قاعدہ باقاعدہ تصنیف کر کے سٹاک ہالم سے بھجوا دیا۔ چوہدری عبد الواحد بھی بڑے ہی خاموش طبع بزرگ تھے۔ ہندی کے رسالے منگواتے اور پڑھتے رہتے تھے اور سلسلہ کے مفید مطلب حوالے نکالتے رہتے تھے۔ اصلاح و ارشاد کے دفتر میں نائب ناظر تھے۔ وضع داری سے شلوار قمیض کے اوپر ہاف کوٹ پہنتے اور ٹوپی اوڑھتے تھے۔ ہم نے بہت کم انہیں کوٹ کے بغیر دیکھا۔ خالہ زینب ان کی بیگم ہم سے اپنے بچوں کی طرح پیار کرتی تھیں ان کا گھر ہمارے لئے اپنا ہی گھر تھا ہم نے گھر میں بھی چوہدری صاحب کو خاموش اور مطالعہ میں مصروف پایا۔ عجیب کتابی قسم کے بزرگ تھے مگر خشکی انہیں چھو کر بھی نہیں گئی تھی۔ ان کے چہرہ پر ہر وقت ایک سنجیدہ سی مسکراہٹ کھیلتی رہتی تھی۔ کچے کوارٹروں میں رہتے تھے تو ہم سائیکل پر ان کے گھر پہنچتے۔ ماجد باہر آتا اور ہم چنیوٹ کے لئے روانہ ہو جاتے۔ چوہدری صاحب کچھ دور تک ہمیں دیکھتے رہتے پھر اندر چلے جاتے۔ ان کی دعائیں سارے سفر میں ہمارے ساتھ رہتیں۔

ایک خط

محترم مولانا مبارک احمد ساقی نے دعوت الی اللہ کا فریضہ نائیجیریا سے شروع کیا تھا اور اس کے بعد آپ سیرالیون لائبیریا اور لندن میں یہ فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ حال ہی میں لندن میں آپ ایڈیشنل وکیل التبشیر کی حیثیت میں کام کرتے ہوئے اللہ کو پیارے ہو گئے۔

نائیجیریا میں پہلی دفعہ دعوت الی اللہ کا فریضہ سرانجام دینے کے بعد آپ واپس پاکستان آئے تو آپ نے خاکسار کو ایک خط میں لکھا۔

"دی ٹروتھ۔ یہاں پر بھی کافی پاپولر ہے۔ دفتر تبشیر والے اس کی دس بارہ کاپیاں مخلص معززین جماعت کو بھجواتے ہیں بلکہ بعض اشخاص نے تو آرڈرز بھیجے ہوئے ہیں کہ انہیں یہ اخبار سپلائی کیا جائے۔

"یوں تو آپ نے بہت کتب لکھی ہیں لیکن Our Movement آپ کا ماسٹر پیس ہے۔ اس دفعہ جلسہ سالانہ پر ہر بک سٹال میں یہ کتاب موجود تھی اور جہاں تک میرا علم ہے کافی فروخت بھی ہوئی۔ دفتر تبشیر میں بعض ایسے خطوط بھی آئے ہیں جنہوں نے کتاب کی تعریف کی۔ کراچی میں چونکہ لوگ انگریزی کی طرف زیادہ مائل ہیں اس لئے وہاں کی جماعت میں یہ کتاب اچھی مقبول ہے۔ ایک روز غلام باری سیف ملے اور کہنے لگے "ان دنوں Our Movement میرے زیر مطالعہ ہے اور میں اس کو لفظاً "لفظاً" پڑھ رہا ہوں' Our Movement نائیجیریا میں اخبار ٹروتھ میں اس طرح شائع ہوئی تھی کہ پروفیسر الیاس برنی کے مضامین ساؤتھ افریقہ میں مسلم ڈائجسٹ میں شائع ہوتے تھے اور ان کا

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر30824 میں قرۃ العین زوجہ پیر انصار الدین قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 96-6-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی پندرہ تولہ مالیتی ساٹھ ہزار روپے اور حق مہر پچیس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔

میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ قرۃ العین E-15 سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی گواہ شد نمبر1 پیر افتخار الدین احمد E-69 سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی گواہ شد نمبر2 پیر انصار الدین خاوند موصیہ۔

مسل نمبر30825 میں عبد الوحید شیراز ولد عبد المجید بٹ قوم بٹ پیشہ طالب علمی عمر18 سال چھ ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 96-7-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبد الوحید شیراز F-215 سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی گواہ شد نمبر1 ملک عنایت اللہ f-252 سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی گواہ شد نمبر2 خواجہ عبد الغفار ڈار سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی۔

مسل نمبر30826 میں فضیلہ باسط زوجہ میاں عبد الباسط صاحب قوم راجپوت مغل پیشہ خانہ داری عمر44 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طارق آباد راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 96-7-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی چار تولہ پانچ ماشہ چھ رتی مالیتی تئیس ہزار دو سو چوہتر روپے اور حق مہر دس ہزار روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ فضیلہ باسط 125 الممتاز سبزہ زار طارق آباد راولپنڈی گواہ شد نمبر1 میجر محمد اسلم وصیت نمبر29531۔ گواہ شد نمبر2 میاں عبد الباسط وصیت نمبر25038 خاوند موصیہ۔

مسل نمبر30827 میں غلام قادر ولد علم الدین قوم راجپوت بھٹی پیشہ پنشنر عمر70 سال بیعت 1940ء ساکن بکرہ منڈی راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 96-1-9 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) کوارٹر نمبر165 بلاک نمبر4 سیکٹر نمبر11-D گرین ٹاؤن لاہور مالیتی دو لاکھ روپے اور کیش فکس ڈیپازٹ پوسٹ آفس پاکستان پچاس ہزار روپے جس سے سالانہ آمد سات ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 701+450 روپے ماہوار بصورت پنشن فوج + پنشن بڑھاپا مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد غلام قادر مکان نمبر43-E-33 کمال آباد P.O بکرہ منڈی راولپنڈی گواہ شد نمبر1 ملک محمد رمضان اظہر وصیت نمبر25182 گواہ شد نمبر2 عزیز احمد ولد عمر دین مغل آباد راولپنڈی۔

مسل نمبر30828 میں امتہ العزیز بنت بشیر الدین احمد زوجہ احمد نواز صاحب قوم جٹ بسراء پیشہ خانہ داری عمر38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ننگ ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 96-8-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) ایک سیٹ طلائی وزنی اڑھائی تولہ مالیتی گیارہ ہزار روپے (2) چوڑیاں چھ عدد طلائی وزنی ساڑھے پانچ تولہ مالیتی ستائیس ہزار روپے (3) انگوٹھی ایک عدد مالیتی دو ہزار روپے (4) بالیاں اور انگوٹھی وزنی - مالیتی چار ہزار روپے (5) چین وزنی ڈیڑھ تولہ مالیتی سات ہزار روپے اور حق مہر بذمہ خاوند محترم دس ہزار روپے کل جائیداد مالیتی اکسٹھ ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ دو صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ العزیز زوجہ احمد نواز صاحب معرفت علی محمد محلہ بجلی گھر نزد گورنمنٹ گرلز مڈل سکول ننگ P.O ضلع سرگودھا گواہ شد نمبر1 عزیز احمد ظفر میڈیکل سٹور ننگ ضلع سرگودھا گواہ شد نمبر2 محمد حفیظ اللہ سمیع میڈیکو ننگ ضلع سرگودھا۔

مسل نمبر30829 میں محمد حنیف ولد شاہ محمد قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹنڈو محمد خان حیدر آباد سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 96-7-26 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل

جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان برقبہ 5 مرلہ واقع شوکت کالونی ٹنڈو محمد خان مالیتی ستر ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 4100 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد حنیف شوکت کالونی پٹھان محلہ P.O خاص ضلع حیدر آباد گواہ شد نمبر1 مغفور احمد مربی سلسلہ وصیت نمبر20559 گواہ شد نمبر2 امتیاز احمد وکالت تعلیم تحریک جدید ربوہ۔

مسل نمبر30830 میں شمس الرحمان ولد محمد علی صاحب Moral پیشہ ملازمت عمر39 سال بیعت 1964ء ساکن کھلنا بنگلہ دیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 96-7-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ایک ایکڑ زرعی زمین مالیتی تیس ہزار ٹکہ اور مکان مع زمین (کچا پکا) مالیتی تین لاکھ ٹکہ اس وقت مجھے مبلغ 1100 ٹکہ ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ اور تین صد ٹکہ ماہوار آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد شمس الرحمان بنگلہ دیش گواہ شد نمبر1 Saleh Ahmad گواہ شد نمبر2 M.D Abdur Razzaqe

مسل نمبر30831 میں مسعود احمد ولد منظور احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لبے ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 96-3-7 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ 4223+500 روپے ماہوار بصورت ملازمت ہومیو ڈاکٹری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مسعود احمد ساکن موضع لبے P.O پھلورہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر1 محمد شعیب طاہر مربی سلسلہ وصیت نمبر26318 گواہ شد نمبر2 منظور احمد صدر جماعت احمدیہ لبے۔

مسل نمبر30832 میں بشارت احمد خان ولد چوہدری برکت علی خان صاحب قوم راجپوت پیشہ زمیندارہ عمر62 سال تین ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن 5/15 دار الرحمت وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 96-9-4 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زرعی زمین ساڑھے انتیس کنال واقع احمد نگر نزد ربوہ مالیتی چھ لاکھ روپے اور مکان نمبر5/15 واقع دار الرحمت وسطی برقبہ ایک کنال ساڑھے چار مرلہ جس میں میرے حصہ کا رقبہ چھ مرلہ ہے جس پر مکان تعمیر ہے مالیتی پانچ لاکھ روپے کچھ زمین ٹھیکہ پر لی ہوئی ہے جس سے سالانہ آمد مبلغ تیس ہزار روپے ہوتی ہے اس وقت مجھے مبلغ 1480 روپے ماہوار بصورت پنشن از صدر انجمن احمدیہ مل رہے ہیں۔ اور مبلغ 24000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد بشارت احمد خان 5/15 دار الرحمت وسطی ربوہ گواہ شد نمبر1 محمد اکرم خان وصیت نمبر26478 گواہ شد نمبر2 راجہ محمد یعقوب خان وصیت نمبر10815۔

مسل نمبر30833 میں حبیبہ بی بی زوجہ فضل احمد صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 56 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دار الفضل ربوہ حال جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 95-4-3 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی وزنی دس تولہ مالیتی پچاس ہزار

خلافت لائبریری-ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روپے اس وقت مجھے مبلغ چار صد جرمنی مارک ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ حبیبہ بی بی 14/1 دارالفضل ربوہ حال جرمنی گواہ شد نمبر1 Saeed Ahmad پسر موصیہ گواہ شد نمبر2 M.Saddiq Tahir جرمنی۔

احمدیہ ٹیلیویژن انٹرنیشنل آج کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

ہفتہ 26- اکتوبر 1996ء

12-00 (رات)۔ اردو کلاس نمبر ۱ (نیا)
1-00 طبی معاملات از ڈاکٹر مجیب الحق صاحب
1-30 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اردو بولنے والے احباب کے ساتھ
3-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بیت الفضل لندن یو۔ کے 89-5-26
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سے ملاقات
5-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)
6-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی حضرت بانی جماعت احمدیہ کی زندگی
7-00 (صبح) اردو کلاس (دوبارہ)
8-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی
9-00 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اردو بولنے والے احباب کے ساتھ
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)
11-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بیت الفضل لندن یو۔ کے 89-5-26
12-00 دوپہر طبی معاملات از ڈاکٹر مجیب الحق صاحب
12-30 متفرق پروگرام
1-00 لقاء مع العرب
2-00 بنگلہ پروگرام لیکچر از احمد توفیق چوہدری
3-00 سہ پہر اردو کلاس
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چینی زبان سیکھئے
5-00 سوالات کا وقت
6-30 بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت الرابع کے ساتھ
7-30 ہمارے دوستوں سے ملئے
8-00 لقاء مع العرب نمبر ۱ (دوبارہ)
9-00 عربی پروگرام۔ تشریح کلام الٰہی
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- ورائٹی پروگرام کوئز نصرت جہاں اکیڈمی
11-00 جرمن پروگرام

اطلاعات و اعلانات

اعلان نیلامی

○ ملبہ کوارٹر درویشاں دارالیمن وسطی مورخہ 96-10-28 کو بذریعہ نیلامی فروخت کیا جائے گا خواہش منداحباب استفادہ فرماویں۔ بولی ختم ہونے پر رقم نقد وصولی کی جائے گی۔ دیگر شرائط دفتر نظامت جائیداد میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔ نیلامی کا وقت صبح ساڑھے نو بجے ہوگا۔

(ناظم جائیداد)

کفالت یتامیٰ

اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کو جذب کرنے کا ایک یقینی ذریعہ

1۔ جنوری 1991ء میں ہمارے پیارے آقا نے جوبلی منصوبہ کے تحت کفالت یتامیٰ کی ایک نہایت مبارک تحریک جاری فرمائی جس میں مخلصین نے نہایت بشاشت کے ساتھ حصہ لیا اور آج خدا تعالیٰ کے فضل سے 253 گھرانوں کے 923 مستحق یتامیٰ کی بطریق احسن کفالت کی جا رہی ہے۔

اس مبارک تحریک میں کوئی بھی دوست حسب حیثیت رقم مقرر کرکے کسی بھی وقت شامل ہو سکتے ہیں۔ اس وقت مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صد روپے سے ایک ہزار روپے تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کردیں اور اپنی رقوم "امانت کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کرانا شروع کردیں۔

یاد رہے کہ یتامیٰ کی کفالت کرنے والوں کے لئے بروز قیامت عظیم الشان شفاعت کی خوش خبری دی گئی ہے۔

اب جبکہ اس مبارک تحریک میں آغاز سے حصہ لینے والے مخلصین کے اسماء گرامی مستقل طور پر محفوظ کئے جارہے ہیں سب احباب جماعت کے لئے یہ ایک اچھا موقع ہے کہ۔

ا۔ اگر وہ اس مبارک تحریک کے ابتداء سے حصہ نہیں لے سکے تھے اور بعد میں کسی وقت اس کی طرف توجہ یا توفیق ہوئی تو ایسے احباب کے لئے اب بھی یہ گنجائش موجود ہے کہ وہ تحریک کے آغاز جنوری 1991ء سے قربانی کرنے والوں میں شامل ہوسکتے ہیں اور جتنا عرصہ جنوری 1991ء سے بنے اس کی ادائیگی یکمشت کرسکتے ہیں تاکہ اس تحریک کے آغاز سے قربانی کرنے والوں کے گروہ میں شامل ہوسکیں۔

ب۔ جو دوست ابھی تک اس تحریک میں شمولیت کی سعادت نہیں پاسکے ان سے اولاً گزارش ہے کہ اس نیک اور بابرکت تحریک میں اپنی حیثیت کے مطابق شرکت فرمادیں۔ نیز یہ کہ ایسے نئے شامل ہونے والے احباب کے لئے بھی جنوری 1991ء سے اپنی قربانی کا آغاز کرنے کی گنجائش موجود ہے تاکہ وہ بھی ابتداء سے ہی اجر کے مستحق ٹھہریں۔

ج۔ نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کئے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

2- مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثا توجہ فرماویں

حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم، اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جاسکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کرکے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جاسکے۔

سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ
دارالضیافت، ربوہ

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

بقیہ صفحہ 1

رہتے ہیں۔ وہ موت سے ڈرتے نہیں ہیں بلکہ مردوں کو زندہ کرنے والے ہو جاتے ہیں۔ پھر ایسے لوگوں کو بار بار اپنی طرف واپس بلاؤ اور ان کو پھر پیار دو۔ تاکہ ان کے اندر مزید تقویت ہو اور تمہارا ایمان بھی مزید طاقت پائے۔ یہ سلسلہ جاری کرو تو دیکھو دیکھتے دیکھتے کس طرح خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ دنیا کا جو قبرستان ہے یہ زندگی کی آماجگاہ بن جائے گا۔ آپ قبرستان میں کب تک اکیلے جئیں گے۔ وہ کام کرکے دکھائیں جو خدا کے انبیاء کرتے ہیں۔ صدیوں کے مردے قبریں پھاڑ پھاڑ کر باہر نکلتے ہیں اور الٰہی رنگ اختیار کر جاتے ہیں۔ پس خدا کرے کہ ہمیں اس کی توفیق ہو۔ تمام دنیا میں خصوصیت سے اجتماع والوں کو اور بالعموم ساری جماعت کو یہی میری نصیحت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(از خطبہ 17 ستمبر 1993ء)

بقیہ صفحہ 5

جواب دینے کے لئے اخبار ٹروتھ کے صفحات استعمال کئے جاتے تھے۔ چنانچہ ایک عرصے تک پروفیسر الیاس برنی اور خاکسار کے مضامین مسلم ڈائجسٹ اور دی ٹروتھ میں شائع ہوتے رہے۔ چنانچہ ان مضامین کو اکٹھا کرکے Our Movement کی صورت میں ہالینڈ سے چھپوایا گیا۔ یہی کتاب قادیان میں بھی ایک دفعہ طبع کی گئی۔

نسیم سیفی

بقیہ صفحہ 4

کر آجائیں۔ میں بہت بہتر کہہ کر آگیا اور ان صاحب کو ملاقات کی خوشخبری دی۔

تہران کے وقت کے مطابق فجر کی عبادت کے بعد پی آئی اے کا بوئنگ 747 طیارہ جب فضا میں بلند ہوا تو ان صاحب کو لے کر چوہدری صاحب کے پاس حاضر ہو گیا۔ چوہدری صاحب کے ساتھ والی سیٹ خالی تھی۔ چوہدری صاحب نے ان کے ساتھ مصافحہ کے بعد ان کو اپنے ساتھ والی سیٹ پر بٹھالیا۔ میں حضرت چوہدری صاحب کے قریب بیٹھنے کی خواہش میں قالین پر ہی بیٹھ گیا۔ دیر تک باتیں ہوتی رہیں۔ گفتگو جاری تھی کہ جہاز کے کپتان نے اعلان کیا کہ تھوڑی دیر کے بعد ہم کراچی کے ہوائی اڈے پر اترنے والے ہیں۔ کچھ وقت کے لئے تو میں یہ بھول ہی گیا تھا کہ چوہدری صاحب سے یہ یادگار ملاقات 45 ہزار فٹ کی بلندی پر مملکت اسلامیہ ایران کی بلند فضاؤں میں ہو رہی ہے۔ چوہدری صاحب موصوف بھی کھڑے ہو گئے۔ ہمارے اس موصوف دوست سے بڑی گرمجوشی سے مصافحہ کرتے ہوئے الوداع کہا۔ اپنی سیٹوں پر واپس آنے کے بعد اس دوست نے کہا۔

"کہ یار یہ شخص اپنے آپ کو خالی برتن کہتا ہے۔ لیکن یہ تو سر سے پاؤں تک نور ہے اس نے جب میرا ہاتھ اپنے ہاتھ پر رکھا تو میرا جسم لرز گیا اور میں ابھی تک اس کی شخصی جاذبیت کو محسوس کر رہا ہوں۔ میں تمہارا شکر گزار ہوں کہ تم نے میری ایسے شخص سے ملنے کی دلی حسرت پوری کر دی۔"

افسوس کہ اس عظیم شخص کے ساتھ میری اس کی زندگی میں یہ آخری ملاقات تھی۔ سب سے آخری ملاقات اس دیدار سے نصیب ہوئی جب وہ کامیاب و کامران زندگی گزارنے کے بعد اس جہان فانی سے رخصت ہوا۔ اور ہزاروں سوگواروں کی دعاؤں کا حقدار ہوا۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ اور جنت میں بلند مقامات عطا فرمائے آمین۔

(پندرہ روزہ المصلح کراچی یکم تا 31۔ اگست 1996ء)

خلافت لائبریری ربوہ

خبریں

ربوہ : 24- اکتوبر-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 15 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 26 درجے سنٹی گریڈ

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف اور تاجروں نے حالیہ اقتصادی پیکیج کے خلاف 26۔اکتوبر کو ملک گیر ہڑتال کی کال دے دی ہے۔ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے اسلام آباد میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم 40۔ارب کا پیکیج مسترد کرتے ہیں۔ پارلیمنٹ کی منظوری کے بغیر نیا بجٹ دے کر آئین کی خلاف ورزی کی گئی ہے۔ وزیر اعظم استعفیٰ دیں۔ انہوں نے کہا کہ بے نظیر کو اقتدار میں لانے اور میری حکومت کے خلاف سازش کرنے والے "جوکر" آج خاموش کیوں ہیں۔ ہماری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کریں۔ 13۔ارب کے ٹیکسوں سے مہنگائی کا طوفان آجائے گا۔ انہوں نے کہا کہ تمام ادارے جیالوں سے بھر کر تین سال بعد میرٹ پر بھرتیوں کا خیال کیسے آیا۔ موجودہ صورت حال میں کوئی دوسرا بھی بر سر اقتدار آجائے تو وہ بھی کیسے حالات کو درست کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ "جوکر"، جوکروں کو اقتدار میں لائے ہیں۔ ان سے سوال کیا گیا کہ جوکر کون ہے تو انہوں نے نام لینے سے گریز کیا اور کہا کہ جوکروں کے نام ہر کوئی جانتا ہے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ قومی اسمبلی کا نیا اجلاس بھی بلایا جائے گا۔

○ سپریم کورٹ نے پنجاب میں بلدیاتی اداروں کی بحالی کے لئے دائر درخواستیں مسترد کر دی ہیں۔ فیصلے میں کہا گیا ہے کہ توقع ہے کہ پنجاب حکومت بلدیاتی الیکشن مقررہ مدت میں کرائے گی۔ اور اس ضمن میں تاخیر نہیں کی جائے گی۔ ہمارے پاس ایسا کوئی پیمانہ نہیں جس کے ذریعے عدالت ارکان اسمبلی کی بدنیتی کو جانچ سکے سپریم کورٹ کا یہ فل بنچ مسٹر جسٹس اجمل میاں، جسٹس سعید الزمان صدیقی، اور جسٹس ضیاء محمود مرزا پر مشتمل تھا۔

○ منظور وٹو کیس میں گورنر کے خلاف الزامات واپس لے لئے گئے۔ مسٹر وٹو کے وکیل مسٹر ایس ایم ظفر نے کہا کہ مسٹر وٹو کو بحال کر کے 60 روز کی مہلت دی جائے تاکہ وہ اسمبلی سے اعتماد کا ووٹ حاصل کر سکیں۔ انہوں نے کہا کہ میں صرف اسی نکتہ پر انحصار کروں گا کہ مسٹر وٹو کو غیر آئینی، غیر قانونی طریقے پر ہٹایا گیا ہے۔ مسٹر وٹو نے نکئی کو اس لئے مبارکباد دی کہ اصل دشمن فریق پیپلز پارٹی بھی اقتدار حاصل نہ کر سکی۔

○ 27۔اکتوبر کو جماعت اسلامی کے دھرنے کا مقابلہ کرنے کے لئے جماعت اسلامی صوبہ سرحد کی قیادت سمیت سینکڑوں اراکین کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ امیر جماعت اسلامی نے صدر کو خط لکھا ہے کہ وہ اپنی آئینی ذمہ داریاں پوری کریں۔ پنجاب اور سرحد میں بھی جماعت اسلامی کے کارکنوں پر پولیس کے وسیع پیمانے پر چھاپے مارے جا رہے ہیں۔ کارکن روپوش ہو گئے ہیں۔ ایجنسیوں نے ڈرانے دھمکانے کے علاوہ گرفتاریاں بھی شروع کر دی ہیں۔

○ آزاد کشمیر میں بلدیاتی الیکشن 21 اور 25 نومبر کو ہوں گے یہ الیکشن یونین کونسلوں کی سطح پر غیر جماعتی جبکہ میونسپل کارپوریشنوں ٹاؤن کمیٹیوں کی سطح پر جماعتی ہوں گے۔ سیاسی جماعتوں کو انتخابی نشان الاٹ کر دیئے گئے ہیں پیپلز پارٹی کا انتخابی نشان تلوار ہوگا۔

○ وزیر اعظم کے خاوند مسٹر آصف زرداری لندن سے واپس آگئے ہیں۔

○ ٹرائیکا کے اہم اجلاس میں بعض افغان گروپوں کی طرف سے پاکستان پر فضائی حملے کا خدشہ ظاہر کیا گیا ہے۔

○ اسلام آباد میں دھرنا کے بارے میں افغانستان کے لیڈر حکمت یار نے جماعت اسلامی کو تعاون کا یقین دلا دیا ہے۔

○ حساس اداروں کی اطلاعات کے مطابق بعض افغان گروپ اسلام آباد میں حساس مقامات پر قبضہ کر کے "اسلامی انقلاب" کا اعلان کریں گے۔ ان رپورٹوں کے مطابق یہ کمانڈوز حکومت پاکستان کو طالبان کی مدد کرنے پر سبق سکھانا چاہتے ہیں۔

○ قاتلانہ حملے کا شکار خانیوال کے ڈپٹی کمشنر مسٹر علی رضا کی حالت بدستور تشویشناک ہے۔ ان کے سر میں گولی لگی تھی۔

○ اقتصادی پیکیج کی وجہ سے چائے چینی خشک دودھ والوں اور گرم مصالحوں کے نرخ 13 فیصد تک بڑھ جائیں گے۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ اقتصادی پیکیج سخت ضرور ہے۔ مگر ملکی معیشت۔ کے لئے اس کے دوررس نتائج ظاہر ہوں گے۔

○ گزشتہ روز تین وزراء اور ایک مشیر نے صدر سے ملاقاتیں کیں اور مختلف امور پر رہنمائی حاصل کی۔

○ سپریم کورٹ نے ہائی کورٹ کا وہ حکم معطل کر دیا ہے جس میں یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ ولی کی رضامندی کے بغیر شادی غیر قانونی ہے۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے مسٹر آصف علی زرداری سے جواب طلبی کر لی ہے کہ وہ یہ بتائیں کہ ہلاک ہونے والے گھوڑے کہاں سے اور کیسے آئے۔ کیا ان کو "پاگل گائے" کی بیماری تو نہیں تھی۔

○ ایوان صدر میں جاری ہونے والے ایک بیان میں اس خبر کی تردید کی گئی ہے کہ صدر نے کابینہ میں کسی تقرری یا برطرفی کی سفارش کی

○ مرتضیٰ بھٹو کی بیوہ غنویٰ بھٹو نے مرتضیٰ کی ہلاکت کی تحقیقات کے قائم شدہ ٹربیونل کا بائیکاٹ کرنے کا جو اعلان کیا ہے، حکومت سندھ کے ایک ترجمان نے اسے ناقابل فہم قرار دیا ہے

خواتین کیلئے خاص دوائیں

• تریاق اٹھراء: مرض اٹھراء کی مشہور عالم گولیاں۔
• نورِ نظر: اولادِ نرینہ کے لئے کامیاب دوا۔
• سپاری پاک: سیلان الرحم (لیکوریا) کی مفید دوا۔

مزید مشورہ اور علاج کیلئے مطب میں تشریف لائیں
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون: 211538

ہر قسم کے جدید و روایتی زیورات کا مرکز۔ جدید اور معیاری کی ورائٹی کیلئے تشریف لائیں۔ آپ کے دیرینہ خادم نیز ہم آرڈر پر بھی آپ کی خواہش کے مطابق زیورات تیار کرتے ہیں
قمر جیولرز گولبازار ربوہ
پروپرائیٹر: میاں قمر لطیف
فون: 04524-589

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں۔ ہر قسم کے ڈش انٹینا خریدنے کیلئے
ڈش 8 فٹ بمعہ مکمل فٹنگ 10500/-
سپیشل ڈش 8 فٹ پر احمدیہ ٹیلیویژن کا 12 فٹ کا رزلٹ مشاہدہ کریں
نیو محمود ٹیلیویژن 21۔ ہال روڈ لاہور
فون: 7125089 - 7226508
7355422 - 7235175

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپکے شہر ربوہ میں
جدید ترین سروس شو سٹور
ریلوے روڈ متصل یوٹیلٹی سٹور کا شاندار
افتتاح مورخہ 22 اکتوبر کو ہو چکا ہے۔ اس
خوشی کے موقعہ پر تمام ورائٹی پر مورخہ 22 اکتوبر تا
27 اکتوبر 10% خصوصی رعایت
Servis سروس Servis

ذکر الٰہی ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۳۰ روپے۔ ۶۰ گرام ۹۰ روپے۔ ۱۰۰ گرام ۱۵۰ روپے
اکسیر اولادِ نرینہ (کورس)
۲۵۰ روپے
فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۶ء اور مفید طبی معلومات کیساتھ مفت طلب کریں۔
بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph: (04524) 211434-212434
Fax: (04524) 534

خواتین کی ... لیکوریا
مطب سعید
پنڈی بائی پاس، جی ٹی روڈ، گوجرانوالہ